بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

احناف کے مذہب کے مطابق آفاق (یعنی حدودِ میقات کے باہر) سے حرمِ مکہ کی حدود میں داخل ہونے والوں (خواہ آفاقی ہوں یا مکی یا حلی) ان کے لیے میقات میں داخل ہونے سے پہلے اِحرام لازم ہے اور بغیر احرام کے میقات سے گزرنا جائز نہیں، اِحرام کی یہ پابندی عام ہے، داخل ہونے کی غرض کچھ بھی ہو (خواہ حج و عمرہ ہو یا مسجدِ حرام میں نماز پڑھنے کی غرض سے ہو یا تجارت کے لیے ہو یا ملازمت کے لیے یا کسی رشتہ دار وغیرہ سے ملنے کی غرض سے ہو یا مکی اپنے وطن لوٹ رہا ہو) بہر حال حرمِ مکہ اور بیت اللہ کا یہ حق ان کے ذمہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہوں اگر حج کا موسم تو حج کا، ورنہ عمرہ کا احرام باندھیں، اور پہلے بیت اللہ کا یہ حق ادا کریں اور پھر اپنے کام میں مشغول ہوں۔

البتہ ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کے نزدیک حج و عمرہ کے علاوہ دوسری بعض صورتوں میں بلا احرام میقات سے تجاوز کرکے حرم مکہ میں داخل ہونا جائز ہے انہی جائز صورتوں میں سے ایک متفقہ صورت ان کے نزدیک یہ ہے کہ کسی ایسی صورت جس کے لیے بار بار بکثرت حرم آنا جانا پڑتا ہو اس ضرورت کے لیے بھی حرم مکہ، بلا احرام جانا جائز ہے۔

واضح رہے کہ حنفیہ کے نزدیک ضرورتِ شدیدہ کے موقع پر دفعِ حرج کے خاطر دوسرے ائمہِ مجتہدین کے قول کے مطابق عمل کرنے کی گنجائش دی گئی ہے، لہٰذا وہ حضرات جن کو واقعۃً روز مرّہ کی ضروریات کے لیے حرم آنا جانا پڑتا ہو اور اگر ان پر ہر بار احرام کی پابندی لگائی جائے تو وہ شدید تنگی میں مبتلا ہوتے ہوں جیسے کہ صورت مسئولہ میں ٹیکسی ڈرائیور کے لئے، جو کہ روزانہ میقات سے باہر اندر آتے جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کو کاروبار یا ملازمت کے لیے روز مرّہ میقات سے گزر کر حرم جانا پڑتا ہے ان کے لیے ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کے قول پر عمل کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ (کذا فی التبویب ۲۹:۶۸۹)

سنن البیهقی (۲ / ۲۱۲) (باب دخول مكة لغير إرادة حج ولا عمرة):

۱۰۱۲۳- أخبرنا أبو محمد : عبد الله بن يوسف الأصبهاني أخبرنا أبو سعيد ابن الأعرابي حدثنا سعدان بن نصر حدثنا إسحاق الأزرق عن عبد الملك عن عطاء عن ابن عباس أنه قال : ما يدخل مكة أحد من أهلها ولا من غير أهلها إلا بإحرام. ورواه إسماعيل بن مسلم عن عطاء عن ابن عباس فوالله ما دخلها رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا حاجا أو معتمرا.

مصنف ابن أبي شيبة (٣ / ٢٠٩) (من كره أن يدخل مكة بغير إحرام):

١٣٥١٨ - حدثنا أبو بكر قال حدثنا وكيع عن إسرائيل عن ثور عن أبي جعفر عن علي قال لا يدخلها إلا بإحرام يعني مكة

مصنف عبد الرزاق (٢ / ٥٦٦) (باب الصيام في السفر):

٤٤٨٢ - عبد الرزاق عن ياسين بن أبي بسطام عن ضحاك بن أبي مزاحم قال قال لي بن عباس مهما عصيتني فيه من شيء فلا تعصيني في ثلاث إذا خرجت مسافرا فصل ركعتين حتى ترجع إلى أهليك ولا تصومن حتى ترجع إلى بيتك ولا تدخل مكة إلا بإحرام

حاشية ابن عابدين (٢ / ٤٥٥):

قال في الهداية ثم الآفاقي إذا انتهى إلى المواقيت على قصد دخول مكة عليه أن يحرم قصد الحج أو العمرة عندنا أو لم يقصد لقوله لا يجاوز أحد الميقات إلا محرما ولو لتجارة ولأن وجوب الإحرام لتعظيم هذه البقعة الشريفة فيستوي فيه التاجر والمعتمر وغيرهما اه

جواهر الفقه (١/ ١٦٦):

فلا يجوز إلا بشرط الضرورة الشديدة وعموم البلوى والاضطرار — واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

سفیان بن یعقوب

سفیان بن یعقوب عفااللہ عنہما
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
٢٢ جمادی الاخریٰ ١٤٣٣ھ
١٣ مئی ٢٠١٢ء

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی
١/٧/١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
یکم رجب ١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
٢/٧/١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
عفی عنہ
١/٧/١٤٣٣ھ

مفتی

دارالافتاء
٢٢/١٤٣٣
٢/٧/٣٣
٣١٢٥/٣٣